چودہواں باب

نمازیں جمع کرنا منع ھیں

ہر مسلمان پر لازم ہے، کہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کرے، مقیم ہو یا مسافر، بیمار ہو یا تندرست، مگر غیر مقلد وہابی بحالت سفر ظہر وعصر ایسے ہی مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں، یعنی عصر کے وقت میں ظہر وعصر ملا کر عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء ادا کرتے ہیں۔ان کا یہ عمل قرآن شریف کے بھی خلاف ہے اور احادیث صحیحہ کے بھی مخالف۔ ہم اس باب کی بھی دو فصلیں کرتے ہیں۔پہلی فصل میں مذہب حنفی کے دلائل، دوسری فصل میں غیر مقلد وہابیوں کے اعتراضات مع جوابات۔

پہلی فصل

نمازیں جمع کرنا منع ھے

ہر نماز اپنے وقت میں پڑھنا فرض ہے اور عمداً کسی نماز کو اپنے وقت کے بعد پڑھنا بلا عذر سخت گناہ اور منع ہے، دلائل حسب ذیل ہیں:

(۱) رب تعالیٰ نماز کے اوقات کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

ان الصلوٰة کانت علی المؤمنین کتٰبًا موقوتاo (النساء:۱۰۳)

ترجمہ: مسلمانوں پر نماز فرض ہے اپنے وقت میں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے نماز فرض ہے ویسے ہی ہر نماز کا اپنے وقت میں پڑھنا بھی فرض ہے، جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ایسے ہی بلا عذر نماز کو بے وقت پڑھنے والا بھی مجرم ہے،اس آیت میں مقیم ومسافر کا کوئی فرق نہیں، ہر مومن کو یہ حکم ہے کوئی ہو۔

(۲) رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فویل للمصلینoالذین ھم عن صلاتھم ساھونo (ماعون:۵)

ترجمہ: خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔

اس آیت میں نماز سستی سے پڑھنے والوں پر عتاب ہے، بلاعذر وقت گزار کر نماز پڑھنا بھی سستی میں داخل ہے، بلکہ اول درجہ کی سستی ہے۔

(۳) رب تعالیٰ فرماتا ہے:

و اقیموا الصلوٰة و اٰتوا الزکوٰة و ارکعوا مع الرکعین٥ (بقرہ:۴۳)

ترجمہ: نماز قائم کرو زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

قرآن کریم نے کہیں نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا ہر جگہ نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے، نماز قائم کرنا یہ ہے کہ ہمیشہ نماز پڑھے، صحیح پڑھے، صحیح وقت پر پڑھے۔ نماز کا وقت گزار کر پڑھنا نماز قائم کرنے کے خلاف ہے۔

(۴) رب تعالیٰ متقیوں کی تعریف اس طرح فرماتا ہے:

ھدی للمتقین٥الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰة ومما رزقنٰھم ینفقون٥ (بقرہ:۳)

ترجمہ: قرآن ان متقی لوگوں کے لئے ہادی ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے میں سے خرچ کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ متقی و پرہیز گار وہ مومن ہے جو نماز قائم کرنے، یعنی ہر نماز اس کے وقت پر پڑھے، اور ہمیشہ پڑھے، خواہ مقیم ہو یا مسافر، سفر میں ظہر یا عصر کا وقت نکال کر نماز پڑھنا ان آیات کریمہ کے صریح خلاف ہے۔

(۵)تا(۶) حدیث مسلم و بخاری نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال سالت النبی صلی اللہ علیه وسلم ای الاعمال احب الی اللہ قال الصلوٰة بوقتھا قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت ثم ای قال الجھاد فی سبیل اللہ قال حدثنی بھن ولو استزدته لزادنی٥

ترجمہ: فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے اچھا ہے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، میں نے کہا: پھر کون سا عمل، فرمایا: ماں باپ کی خدمت، میں نے عرض کیا: پھر کون سا عمل، فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد، فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے یہ باتیں فرمائیں۔ اگر زیادہ پوچھتا تو زیادہ بتاتے۔

(۷)تا(۱۰) احمد، ابوداؤد، مالک، نسائی نے حضرت عبادہ ابن صامت سے روایت کی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوٰت افترضھن اللہ تعالیٰ من احسن وضوء ھن وصلاھن لوقتھن واتم رکوعھن وخشوعھن کان لہٗ علی اللہ عھد ان یغفر لہٗ الخ٥

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رب نے پانچ نمازیں فرض کیں جو مسلمان ان کا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں ان کے وقت پر ادا کرے اور ان کا رکوع اور حضور قلبی پورا کرے تو اس کے متعلق اللہ کے کرم پر وعدہ ہے کہ اسے بخش دے۔

(۱۱) ترمذی شریف نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی ثلٰث لاتوخرھا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا٥

ترجمہ: بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تین چیزوں میں دیر مت لگاؤ نماز جب آجاوے اور جنازہ جب موجود ہو، لڑکی جب تم اس کو کفو پاؤ۔

(۱۲)تا(۱۴) احمد، ترمذی، ابوداؤد نے حضرت ام فروہ سے روایت کی:

قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل قال الصلوٰۃ لاول وقتھا٥

ترجمہ: فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے۔ فرمایا نماز پڑھنا اس کے اول وقت مستحب میں۔

(۱۵) مسلم شریف نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلك صلوٰۃ المنافق یجلس ویرقب الشمس حتیٰ اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطٰن قام فنقر اربعا لایذکر اللہ فیھا الا قلیلا٥

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے، یہاں تک کہ جب زرد ہو جائے اور سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاوے تو چار چونچ مارے جن میں رب کا ذکر تھوڑا کرے۔

اس قسم کی احادیث بیشمار ہیں، جن میں نماز کو وقت پر ادا کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے اور دیر سے یا وقت مکروہ میں نماز پڑھنے پر سخت عتاب فرمایا، اسے منافقوں کا عمل قرار دیا گیا، یہاں بطور نمونہ چند احادیث پیش کی گئیں، افسوس ہے ان وہابی غیر مقلدوں پر، جو گھر سے دو میل جا کر، سفر کا بہانہ بنا کر، وقت نکال کر پڑھتے ہیں، نہ کوئی مجبوری ہوتی ہے نہ کوئی عذر، صرف نفس امارہ کو دھوکا ہے۔ کھانا وقت پر کھائیں، دنیاوی تمام کام خوب سنبھال کر کریں، مگر نمازیں بگاڑیں، جو اسلام کا پہلا فریضہ اور اعلیٰ رکن ہے، مسلمانوں کو چاہئے کہ وہابیوں کی صحبت سے بچیں اور سفر و حضر میں ہر نماز اپنے وقت پر پڑھیں۔

عقلی دلائل: عقل کا تقاضا بھی یہ ہے کہ سفر میں ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی جاوے، ظہر کو عصر کے وقت میں اور مغرب کو عشاء کے وقت میں نہ پڑھے، کیوں کہ شریعت نے پانچوں نمازیں اور نماز جمعہ، نماز عیدین، نماز تہجد، نماز اشراق، نماز چاشت سب کے اوقات علیحدہ علیحدہ مقرر فرمائے کہ ان میں سے کسی نماز کو دوسری نماز کے وقت میں ادا نہیں کیا جاتا، مسافر بحالت سفر نماز فجر، نماز عصر، نماز عشاء کو اپنے وقت میں ہی پڑھتا ہے۔ ایسے ہی اگر مسافر نماز تہجد، نماز اشراق، نماز چاشت، نماز جمعہ پڑھے تو ان کے مقررہ وقتوں میں ہی پڑھے گا۔ یہ نہیں کر سکتا کہ نماز تہجد سورج نکلنے کے بعد یا نماز جمعہ عصر کے وقت میں یا نماز فجر آفتاب نکلنے یا نماز عشاء صبح صادق ہو جانے پر پڑھے، تو ظہر اور مغرب نے کیا قصور کیا ہے کہ مسافر صاحب ظہر تو عصر کے وقت میں پڑھیں اور مغرب عشاء کے وقت میں حالانکہ سفر میں ان دونوں نمازوں کے وہ ہی وقت ہیں جو حضر میں ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہابی صاحبان بتائیں کہ جب وہ سفر میں ظہر کو عصر کے وقت میں اور مغرب کو عشاء کے وقت میں پڑھتے ہیں تو یہ ظہر اور مغرب ادا ہوتی ہے یا قضا۔ اگر قضا ہوتی ہے تو دیدہ و دانستہ نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے۔ اور اگر ادا ہوتی ہے تو کیوں۔ حضرت جبرائیل امین نے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں نمازوں کے اوقات عرض کئے، تو یہ نہ فرمایا کہ مسافر کے لئے ظہر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک اور مغرب کا وقت صبح صادق تک ہوگا، بلکہ ہر مسلمان کے لئے وقت ظہر، عصر سے پہلے ختم ہونے اور وقت مغرب، عشاء سے پہلے ختم ہونے کا حکم دیا تھا، پھر تم نے مسافر کے لئے ان دو نمازوں میں یہ وقت کی گنجائش کہاں سے نکالی اور مسلمانوں کی نمازیں کیوں خراب کیں، بہر حال پانچوں نمازوں کے اوقات مسافر و مقیم ہر ایک کے لئے یکساں ہیں، ہر مسلمان پر فرض ہے، کہ ہر حال میں ہر نماز اس کے وقت پر پڑھے۔

دوسری فصل

اس مسئلہ پر اعتراضات وجوابات

غیر مقلد وہابی اب تک اس مسئلے کے متعلق جس قدر اعتراضات کر سکے ہیں ہم وہ تمام نقل کر کے ہر ایک کے جوابات عرض کرتے ہیں، آئندہ اگر کوئی اور اعتراض ہمارے علم میں آیا تو انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن میں اس کا جواب بھی عرض کر دیا جائے گا۔

اعتراض ا: بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین صلوٰۃ الظھر و العصر اذا کان علی ظھر سیر ویجمع بین المغرب والعشآءo

ترجمہ: فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو نماز ظہر وعصر جمع فرمالیتے تھے اور مغرب وعشاء بھی جمع فرماتے تھے۔

یہ حدیث ابوداؤد، ترمذی، موطا امام مالک، موطا امام محمد، طحاوی شریف وغیرہ بہت محدثین نے مختلف راویوں سے کچھ فرق سے بیان فرمائی ہے۔ یہ ہی حدیث وہابیوں کی انتہائی دلیل ہے، جسے وہ بہت قوی دلیل سمجھتے ہیں۔

جواب: اس کے چند جواب ہیں، بغور ملاحظہ فرماؤ: ایک یہ کہ ابوداؤد شریف اور طحاوی شریف وغیرہ ہم نے انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بغیر سفر بغیر خوف کے مدینہ منورہ میں بھی ظہر وعصر، ایسے ہی مغرب وعشاء جمع فرمالیتے تھے۔ چنانچہ ابوداؤد شریف کے الفاظ یہ ہیں:

قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظھر والعصر والمغرب والعشآء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطرo

ترجمہ: ابن عباس نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر، مغرب وعشاء مدینہ منورہ میں بغیر بارش اور بغیر بارش خوف کے جمع فرمالیتے تھے۔

بلکہ اسی ابوداؤد وطحاوی شریف نے انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور مدینہ منورہ میں سات بلکہ آٹھ نمازیں جمع فرمالیتے تھے۔

چنانچہ ابوداؤد شریف کے الفاظ یہ ہیں:

قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمدینة ثمانیا وسبعا الظهر والعصر والمغرب والعشآءo

ترجمہ: حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضورﷺ نے مدینہ منورہ میں سات نمازیں آٹھ نمازیں جمع کر کے ہم کو پڑھائیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

تو اے وہابیو! تم صرف سفر میں، صرف ظہر وعصر یا مغرب وعشاء پر ہی مہربانی کیوں کرتے ہو؟ تمہیں چاہئے کہ روافض کی طرح سات سات آٹھ آٹھ نمازیں ایک دم پڑھ کر آرام کیا کرو، سفر میں بھی اور گھر میں بھی، کیا بعض احادیث کو مانتے ہو، بعض کے انکاری ہو؟

دوسرے یہ کہ تمہاری پیش کردہ بخاری کی روایت میں یہ تو مذکور ہے کہ حضورﷺ نے ظہر وعصر جمع فرمائی، مگر یہ تفصیل نہیں، کہ کیسے جمع فرمائیں، آیا عصر کو ظہر کے وقت میں پڑھا یا ظہر کو عصر کے وقت میں، ایسے ہی مغرب عشاء کے وقت میں پڑھی، یا عشاء مغرب کے وقت میں، لہٰذا یہ حدیث مجمل ہے۔ اور مجمل حدیث بغیر تفصیل کے قابل عمل نہیں ہوتی۔

تیسرے یہ کہ حضورﷺ کا سفر میں ان نمازوں کو جمع فرمانا عذر سفر کی وجہ سے تھا، ضرورت پر بہت سی ممنوع چیزیں حلال ہو جاتی ہیں، اور جمع بھی صرف صورۃً تھا، حقیقۃً نہ تھا، یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہر عصر کے وقت میں نہ پڑھی۔ بلکہ سفر کرتے کرتے ظہر کے آخر وقت میں قیام فرمایا، ظہر آخر وقت میں ادا فرمائی، اور عصر اول وقت میں، بظاہر یہ معلوم ہوا، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو نمازیں ایک وقت میں ادا فرمائیں، لیکن حقیقۃً ہر نماز اپنے وقت میں ہوئی۔ ظہر یا مغرب آپ نے آخر وقت میں پڑھی، عصر یا عشاء اول وقت میں۔ اس صورت میں یہ حدیث نہ قرآن کے خلاف ہوئی نہ دوسری ان احادیث کے جو ہم نے پہلی فصل میں پیش کیں۔ یہ جمع بالکل جائز ہے، یہ ہی ہمارا مذہب ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس کی وہ حدیث جو طحاوی وابوداؤد نے روایت کی جس میں فرمایا گیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ میں بغیر خوف بغیر بارش سات آٹھ نمازیں جمع فرما لیتے تھے وہاں سات آٹھ نمازیں مراد نہیں، بلکہ سات آٹھ رکعتیں مراد ہیں کہ اگر مغرب وعشاء صورۃً جمع فرمائیں، تو فرض کی سات رکعتیں جمع ہو گئیں، تین مغرب کی چار عشاء کی اور اگر ظہر وعصر جمع فرمائیں تو آٹھ رکعت جمع ہو گئیں، چار ظہر کی چار عصر کی، چونکہ یہ جمع صورۃً تھی نہ کہ حقیقۃً

لہٰذا سفر میں بھی جائز تھی، اور حضر میں بھی، بیان جواز کے لئے، حدیث سمجھنے کے لئے شرعی عقل اور حدیث والے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ غلامی چاہئے جس سے وہابی بے بہرہ ہیں۔

اس معنی کی تائید

نمازیں جمع کرنے کے جو معنی ہم نے بیان کئے اس معنی کی تائید بہت سی احادیث سے ہوتی ہے۔ جن میں سے بعض احادیث نقل کی جاتی ہیں۔ سنو اور عبرت پکڑو۔

حدیث ۱: طبرانی نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین المغرب والعشآء یؤخر ھٰذہٖ فی آخر وقتھا ویعجل ھٰذہٖ فی اول وقتھاo

ترجمہ: بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب وعشاء اس طرح جمع فرماتے تھے کہ مغرب اس کے آخر وقت میں ادا فرماتے تھے اور عشاء اس کے اول وقت میں۔

حدیث ۲: بخاری شریف میں حضرت سالم سے ایک طویل حدیث روایت کی۔ جس کے کچھ الفاظ یہ ہیں:

وکان عبداللہ ابن عمر یفعلہٗ اذا اعجلہٗ السیریقیم المغرب فیصلیھا ثلٰثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتٰی یقیم العشآء فیصلیھا رکعتینo

ترجمہ: عبداللہ ابن عمر بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سا عمل کرتے تھے، کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہتے اور تین رکعت پڑھتے پھر سلام پھیرتے پھر تھوڑی دیر ٹھہرتے پھر عشاء کی تکبیر فرماتے اور دو رکعت عشاء پڑھتے۔

حدیث ۳: نسائی شریف نے حضرت نافع سے روایت کی:

قال اقبلھا مع ابن عمر میں مکۃ فلما کان تلك اللیلۃ سار بنا حتٰی امسینا فظننا انہٗ نسی الصلٰوۃ فقلنا لہٗ الصلٰوۃ فسکت وسار حتٰی کاد الشفق ان یغیب ثم نزل فصلّٰی وغاب الشفق فصلّٰی العشآء ثم اقبل علینا فقال ھٰکذا کنا نصنع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جدبہ السیرo

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ ہم مکہ معظّمہ سے حضرت ابن عمر کے ساتھ آئے، جب یہ رات ہوئی تو آپ چلتے

رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی، ہم سمجھے کہ حضرت عبداللہ نماز بھول گئے ہم نے ان سے کہا کہ نماز پڑھ لیجئے، مگر آپ چلتے ہی رہے، یہاں تک کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہوگئی تو اترے اور مغرب پڑھی، پھر شفق غائب ہوگئی تو نماز عشاء پڑھی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ہم حضور کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتے تھے، جب سفر میں جلدی ہوتی۔

اس قسم کی بیشمار حدیثیں ہیں، جن میں صراحۃً ارشاد ہے کہ سفر میں (عصر وظہر) یا مغرب وعشاء صرف صورۃ جمع کی جاویں گی، کہ مغرب اپنے آخر وقت میں پڑھی جاوے، عشاء اپنے اول وقت میں، نہ تو ظہر عصر کے وقت میں پڑھی جاوے نہ مغرب عشاء کے وقت میں۔ اگر ان احادیث کی تفصیل دیکھنی ہو؟ تو طحاوی شریف اور صحیح البہاری وغیرہ کا مطالعہ فرماؤ، ہم نے صرف تین حدیثوں پر اکتفا کیا، لہٰذا حنفیوں کی توجیہ بالکل درست ہے، اس کی تائید قرآن کریم بھی کررہا ہے اور دیگر احادیث بھی۔ وہابیوں کی توجیہ محض باطل ہے، قرآن کریم کے بھی خلاف ہے اور احادیث کے بھی۔

اے وہابیو! اگر تم ان احادیث کی وجہ سے سفر میں جمع حقیقی مانتے ہو تو حضرت ابن عباس کی حدیث کی وجہ سے بحالت اقامت سات بلکہ آٹھ نمازیں ایک دم پڑھ لیا کرو یہ حدیث ہم پہلی فصل میں بیان کرچکے ہیں، جب تم اس حدیث میں جمع صوری مراد لیتے ہو تو یہاں جمع حقیقی کیوں مراد لیتے ہو؟ کیا بعض حدیثوں پر ایمان ہے بعض کا انکار۔

اعتراض۲: بخاری شریف میں حضرت انس سے روایت ہے، جس کے بعض الفاظ یہ ہیں:

قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخز الظھر الیٰ وقت العصر ثم نزل فجمع بینھما o

ترجمہ: فرماتے ہیں، کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر کرتے پھر دونوں نمازیں جمع فرماتے۔

اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہر عصر کے وقت میں پڑھتے تھے، جیسا کہ الی وقت العصر سے ظاہر ہے۔

جواب: آپ نے اس حدیث کا ترجمہ غلط کیا، الی سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر کے وقت سے پہلے نزول فرماتے تھے، غایت مغیا سے خارج ہے نہ کہ داخل عصر تک مؤخر فرمانے کے معنی یہ ہیں کہ عصر کے قریب تک مؤخر فرماتے تھے۔ جیسا کہ اعتراض نمبر ۱ کے جواب کی حدیث سے معلوم ہوا۔ لہٰذا جمع صوری مراد ہے نہ کہ جمع حقیقی۔

اعتراض ۳: طحاوی شریف نے حضرت نافع سے روایت کی۔ جس کے بعض الفاظ یہ ہیں:

حتّٰی اذا کان عند غیبوبة الشفق نزل فجمع بینهما وقال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم هٰکذا اذا جد به السیر o

ترجمہ: حضرت ابن عمر چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کا وقت آ گیا تو اترے پس مغرب و عشاء جمع فرمائیں اور فرمایا کہ میں نے حضور کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے جب سفر میں جلدی ہوتی۔

اس حدیث میں صراحةً مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر شفق غائب ہونے کے وقت اترے یقیناً آپ نے مغرب عشاء کے وقت میں پڑھی۔

جواب: یہ بھی آپ کی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اس کے معنی یہ کب ہیں کہ شفق غائب ہونے کے بعد اترے۔ معنی بالکل ظاہر ہیں کہ جب شفق غائب ہونے لگی یعنی غائب ہونے کے قریب ہوئی تو تب اترے۔ نماز مغرب پڑھتے ہی شفق غائب ہوگئی اور وقت عشاء آ گیا۔ عشاء پڑھ لی۔ ہم پہلے اعتراض کے جواب میں ان ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل شریف بیان کر چکے ہیں۔ جس میں تصریح ہے کہ آپ نے مغرب آخر وقت میں پڑھی اور عشاء اول وقت میں، وہ حدیث تمہاری اس حدیث کی تفسیر ہے۔

اعتراض ۴: اگر ہر نماز اپنے وقت میں ہی پڑھنی چاہئے اور سفر وغیرہ عذر کی حالت میں بھی ایک نماز دوسری نماز کے وقت میں پڑھنا گناہ ہے تو حاجی لوگ عرفات میں نویں ذی الحجہ کو ظہر و عصر ملا کر کیوں پڑھتے ہیں۔ ظہر کے وقت میں عصر اور دسویں ذی الحجہ کی شب کو مزدلفہ و عشاء ملا کر عشاء کے وقت میں کیوں پڑھتے ہیں۔ حنفی بھی وہاں نمازوں کا جمع کرنا جائز کہتے ہیں۔ جب حج کے موقع پر نماز ظہر و عصر ایسے ہی مغرب و عشاء حقیقی طور پر ایک ہی وقت میں جمع ہو گئیں۔ تو اگر سفر میں جمع ہو جاویں تو کیا حرج ہے۔ اے حنفیو! تم قرآنی آیت اور یہ احادیث حج میں کیوں بھول جاتے ہو؟ (یہ وہابیوں کا انتہائی اعتراض ہے)

جواب: جناب نہ تو عرفہ میں عصر ظہر کے وقت میں ادا ہوتی ہے نہ مزدلفہ میں مغرب عشاء کے وقت میں۔ بلکہ وہاں حجاج کے لئے عصر کا وقت ظہر کی طرف اور مغرب کا وقت عشاء کی طرف منتقل ہو گیا۔ یعنی وہاں مغرب کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور عصر کا وقت ظہر پڑھتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ جیسے وتر کا وقت عشاء کے فرض پڑھتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہاں نمازیں اپنے وقت سے نہ ہٹیں۔ بلکہ نمازوں کے اوقات ہٹ گئے۔ نمازیں

اپنے وقت ہی میں ہوئیں، اور تم سفر میں نمازوں کو اپنے وقت سے ہٹاتے ہو۔ وقت ہٹ جانے اور نماز ہٹ جانے میں بڑا فرق ہے۔

اس کی کھلی دلیل یہ ہے کہ اگر امام عرفہ میں ظہر اپنے ہمیشہ کے وقت میں پڑھے اور عصر ہمیشہ کے وقت، تو سخت گنہگار ہوگا۔ گویا اس نے عصر قضا کر دی اور اگر اس دن مغرب کی نماز اپنے ہمیشہ کے وقت میں پڑھی، اور عشاء اپنے معمول کے وقت میں، تو نماز مغرب ہوگی ہی نہیں اور ایسا کرنے والا سخت گنہگار ہوگا۔ گویا اس مغرب کی نماز وقت سے پہلے پڑھ لی۔ معلوم ہوا کہ آج ان نمازوں کے وقت ہی بدل دیے گئے ہیں۔

لیکن اگر مسافر ظہر و عصر جمع نہ کرے۔ بلکہ ظہر اپنے وقت میں پڑھے اور عصر اپنے وقت میں ایسے ہی مغرب اپنے وقت میں پڑھے اور عشاء اپنے وقت میں، تو تم بھی اسے گنہگار نہیں مانتے، بلا کراہت جائز کہتے ہو۔ معلوم ہوا کہ تمہارے نزدیک بھی سفر میں وقت نماز نہیں بدلتا۔ بلکہ نماز دوسرے وقت میں ادا کی جاتی ہے۔ لہٰذا حاجیوں کی عرفہ و مزدلفہ والی نمازیں نہ قرآنی آیات کے خلاف ہیں، نہ احادیث کے مخالف۔ وہاں ہر نماز اپنے وقت میں ادا ہوتی ہے اور مسافر کا حقیقی طور پر نمازوں کا جمع کرنا قرآن کریم کے بھی خلاف ہے، احادیث کے بھی۔ حج میں اوقات نماز میں تبدیلی حدیث مشہور بلکہ حدیث صحیح متواتر معنوی سے ثابت ہے۔ اس پر اسی طرح عمل واجب ہے۔ جیسے آیت قرآنیہ پر عمل ضروری ہے۔ ہم نے یہاں جمع نماز کا مسئلہ مختصر طور پر عرض کر دیا ہے۔ اگر اس کی پوری تحقیق دیکھنا ہو تو ہمارا حاشیہ بخاری نعیم الباری میں یہ ہی بحث ملاحظہ کرو۔ انشاءاللہ وہاں لطف آ جاوے گا۔

ناظرین کو ان بحثوں سے پتا لگ گیا ہوتا کہ مذہب حنفی بفضلہ تعالیٰ نہایت مضبوط مدلل اور بہت ہی قوی اور قرآن مجید و احادیث کے بالکل مطابق ہے۔ وہابی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ان کے مذہب کی بنیاد محض غلطی پر قائم ہے۔ رب تعالیٰ ہم کو اس مذہب حنفی پر قائم رکھے۔ ہمارا دین حنفی ہے۔ مذہب حنفی یعنی ملت ابراہیمی اور مذہب نعمانی۔